تقریر

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ پڑھنے کے فوائد اور برکات

(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

قُلۡ ہٰذِہٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ ۟ؔ عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ وَ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ۔(یوسف:109)

یعنی تُو کہہ دے کہ یہ میرا راستہ ہے۔ مَیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ مَیں بصیرت پر ہوں اور وہ بھی جس نے میری پیروی کی اور پاک ہے اللہ اور میں مشرکوں میں سے نہیں۔

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

معزز سامعین! مَیں گزشتہ دنوں سُبۡحٰنَ اللّٰہِ کہنے کی ضرورت، اُس کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈال رہا تھا اور وقت کی کمی کے باعث یہ اہم موضوع مکمل نہیں کر پایا تھا۔ آج اسے مکمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہم سن آئے تھے کہ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ کے معانی ہیں کہ اللہ پاک ہے اور اِسے اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کی تعریف کرنی مقصود ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اسی طرح انسان کامل کے نفس کا حال ہے کہ احکام الٰہی کی تخم ریزی سے عجیب سرسبزی لے کر اس کے اعمال صالحہ کے پودے نکلتے ہیں اور ایسے عمدہ اور غایت درجہ کے لذیذ اس کے پھل ہوتے ہیں کہ ہر یک دیکھنے والے کو خدا تعالیٰ کی پاک قدرت یاد آ کر سُبۡحَانَ اللّٰہِ سُبۡحَانَ اللّٰہ کہنا پڑتا ہے۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 263)

پھر حضورؑ نے فرمایا۔

”خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلاد شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے ان سے الگ ہو جائے گا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 170)

پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر حضرت مسیح موعودؑ سُبۡحَانَ اللّٰہِ پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا۔

”مسلم نے...... آخری زمانہ کے علامات کا ذکر کرتے ہوئے ایک نئی سواری کا ذکر کر کے یہ کہا کہ لَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ فَلَا یُسۡعٰی عَلَیۡھَا اور قرآن شریف نے اسی مضمون کو عبارتِ ذیل میں بیان فرما کر اور بھی صراحت کر دی کہ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ۔ قرآن و حدیث کا تطابق اور پھر عملی رنگ میں اس دور دراز زمانہ میں جبکہ ان پیشگوئیوں کو 13 سو برس سے بھی زائد عرصہ گزر چکا ہے ان کا پورا ہونا ایمان کو کیسا تازہ اور مضبوط کرتا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار میں ہم نے دیکھا ہے کہ شاہ روم نے تاکیدی حکم دیا ہے کہ ایک

سال کے اندر حجاز ریلوے تیار ہو جاوے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ کیسا عجیب نظارہ ہوگا اور ایمان کیسے تازہ ہوں گے کہ جب پیشگوئی کے بالکل مطابق بجائے اونٹوں کی لمبی لمبی قطاروں کے ریل کی لمبی قطاریں دوڑتی ہوئی نظر آویں گی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 184)

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ تسبیحات کے ورد کے بارے بیان فرماتے ہیں۔

"صحابہؓ ذکرِ الٰہی میں ترقی کرنے کی اتنی کوشش کیا کرتے تھے کہ ان کی یہ جدوجہد وارفتگی کی حد تک پہنچی ہوئی تھی، احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ غرباء رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ جس طرح ہم نمازیں پڑھتے ہیں، اسی طرح امراء نمازیں پڑھتے ہیں، جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں اسی طرح امراء روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم حج کرتے ہیں اسی طرح امراء حج کرتے ہیں مگر یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ہم زکوٰۃ اور صدقہ وخیرات اور چندے وغیرہ نہیں دے سکتے اس وجہ سے وہ نیکی کے میدان میں ہم سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ امراء ہم سے آگے نہ بڑھ سکیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا، میں تمہیں ایک ایسی ترکیب بتاتا ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو سکتے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ترکیب یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو، وہ وہاں سے بڑی خوشی سے اُٹھے اور انہوں نے سمجھا کہ ہم نے میدان مار لیا مگر کچھ دنوں کے بعد پھر وہی وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طرح؟ انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے ہمیں جو بات اُس روز بتائی تھی وہ کسی طرح امیروں کو بھی پہنچ گئی اور اب انہوں نے بھی یہ ذکر شروع کر دیا ہے ہم اب کیا کریں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نیکی حاصل کرنے کا اُن کے دلوں میں اس قدر جوش پایا جاتا ہے تو میں انہیں روک کس طرح سکتا ہوں؟ یہ وہ فضیلت تھی جس نے صحابہؓ کو جیتی جاگتی مسجد بنا دیا تھا۔"

(انوار العلوم جلد 16 سیر روحانی صفحہ 49)

پھر حضرت مصلح موعودؓ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ چکی پیسنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ اسی عرصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غلام آئے۔ پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے گئیں لیکن آپ کو گھر پر نہ پایا اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی آمد کی وجہ سے اطلاع دے کر گھر لوٹ آئیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے جناب کو حضرت فاطمہؓ کی آمد کی اطلاع دی جس پر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ مَیں نے آپ کو آتے دیکھ کر چاہا کہ اٹھوں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر لیٹے رہو۔ پھر ہم دونوں کے درمیان میں آکر بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے قدموں کی خنکی میرے سینہ پر محسوس ہونے لگی۔

جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں کوئی ایسی بات نہ بتادوں جو اُس چیز سے جس کا تم نے سوال کیا ہے بہتر ہے اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ تو چونتیس دفعہ تکبیر کہو اور تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو پس یہ تمہارے لیے خادم سے اچھا ہوگا۔"

(الفضل 24 دسمبر 1913ء)

راہ مولیٰ میں تکلیف پر سُبْحَانَ اللّٰہِ کا ورد

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

"مولوی بُرہان الدین صاحب سلسلہ کے بزرگوں میں سے تھے۔ 1903ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ بڑا شاندار استقبال ہوا لیکن وہاں دشمنوں نے گالیاں بھی دیں۔ جب حضور واپس آنے لگے تو لوگ پتھر مارنے لگے، پتھروں کی کثرت کی وجہ سے گاڑی کی کھڑکیاں بند کر دی گئیں۔ مولوی صاحب بیچارے بوڑھے آدمی تھے، وہ ان لوگوں کے قابو چڑھ گئے کبھی داڑھی کھینچتے، کبھی مکّے مارتے، کبھی دھکّے دیتے وہ چلتے جائیں اور کہتے جائیں "سُبْحَانَ اللّٰہِ ساڈیاں ایسیاں قسمتاں کتّھوں" آخر لوگوں نے پکڑ کر اُن کے منہ میں گوبر ڈال دیا تو کہنے لگے "سُبْحَانَ اللّٰہِ ساڈی قسمت وچ ایہہ نعمتاں کتّھوں" تو مؤمن پر دین کی وجہ سے جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ اُس کی نجات کا موجب ہوتا ہے اِس سے اُسے گھبرانا نہیں چاہئے۔" (انوار العلوم جلد 17 صفحہ 10)

سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھنے کے مزید مواقع

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”قرآن کریم کی تلاوت کی علاوہ دیگر اذکار تسبیح اور تحمید جنہیں انسان اکیلا بیٹھ کر کرے یا مجالس میں۔ اس ذکر کی بھی ایک قسم فرض ہے جیسا کہ جانور کے ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا اگر اس وقت تکبیر نہیں پڑھی جائے گی تو جانور حرام ہو جائے گا۔ اور دوسری قسم نفل ہے جو دوسرے اوقات میں ورد کی صورت میں پڑھی جاتی ہے اور ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت وسیع کیا ہے۔ یعنی آپ نے ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر رکھا ہے۔ مثلاً جب کھانا کھانے بیٹھو تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کوئی نہیں پڑھے گا تو اس کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ بلکہ یہ ہے کہ جس غرض کے لئے کھانا کھایا جاتا ہے وہ اس طرح پورے طور پر حاصل ہو جائے گی۔ یعنی روحانیت کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ پھر ہر کام کے شروع کرنے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے کا حکم ہے۔ تا کہ اس کام میں برکت ہو۔ اور جب اس کو ختم کر لیا جائے۔ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھا جائے۔ تا کہ اس کام میں برکت ہو۔ اسی طرح اگر کوئی نیا کپڑا پہنے یا کوئی اور نئی چیز استعمال کرے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ کر اس کا شکریہ ادا کرے۔ ہر رنج اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بالا پیش آئے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہئے۔

غرض یہ ذکر ان باتوں کے متعلق ہیں جو روزانہ پیش آتی رہتی ہیں۔ ہر ایک انسان کو دن میں یا خوشی ہو گی یا رنج پس اگر خوشی ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے اور اگر رنج ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حالت کے متعلق ذکر مقرر فرما دیئے ہیں اس لئے ان کے کرنے سے انسان ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو دفتر میں بیٹھا کام کر رہا ہو وہ اگر اپنے متعلق خوشخبری سنے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر چلتے ہوئے اسے خوشی کی بات معلوم ہو تو بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اگر لیٹے ہوئے خوشی کی بات سنے تو اسی حالت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔ اس طرح خود بخود قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا رہے گا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ) جابر سے ترمذی میں روایت ہے کہ سب سے بہتر اور افضل ذکر یہ ہے کہ اس بات کا اقرار کیا جائے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ باقی اذکار کی بھی مختلف فضیلتیں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کی نسبت فرمایا ہے۔ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمَانِ کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کئے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہو گا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔ یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے۔ حتّٰی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعودؑ بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کے لئے اٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے یہی پڑھ لیا کرو۔ تو یہ بھی بہت فضیلت رکھنے والا ذکر ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اس کو پڑھتے تھے۔

ان دو ذکروں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل بتایا ہے۔ مگر ایک اور ذکر بھی افضل ہے گو اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد محفوظ نہیں۔ مگر عقل بتاتی ہے کہ وہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور وہ قرآن کریم کی آیات کا ذکر ہے۔ اگر ان کو ذکر کے طور پر پڑھا جائے تو دوہرا ثواب حاصل ہو گا۔ ایک تلاوت کا اور دوسرے ذکر کا۔“

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 503-504)

حصول تقویٰ کے لئے مختلف اذکار بشمول سُبْحَانَ اللّٰہ

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

”سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پڑھتا رہے۔ اس میں یہ سر ہے کہ جو کسی کی تعریف کرے وہ ممدوح چاہتا ہے کہ یہ بھی ایسا ہی بن جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر زور دیا۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک ثابت کیا تو خدا نے فرمایا اے نبی! ہم نے تجھے بھی دنیا میں فرد بنا دیا۔ جو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کے خدا کی دل و جان اور اپنے عمل سے بڑائی بیان کرے اسے اللہ بڑا بنا دے گا۔ اور جو اس کی تسبیح کرے گا خدا اسے پاک بنا دے گا۔ اور جو اس کا حامد بنے گا وہ محمود ہو جائے گا۔“

(انوار العلوم جلد 3 صفحہ 305)

سُبۡحَانَكَ کہنا

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں۔

”ایک نیکی یہ بھی ہے کہ تہمت کاذب کیا جائے۔ یعنی اگر کوئی کسی پر تہمت لگائے تو اس کو رد کر دینا چاہئے۔ یہ بھی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔ اور تہمت کی تائید کرنا بڑا گناہ ہے۔ سورہ نور میں مومن کا خاصہ یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تہمت کاذب کرتا ہے اور کہتا ہے سُبۡحَانَكَ هٰذَا بُهۡتَانٌ عَظِيۡمٌ پس مومن کو حسن ظنی کرنی چاہئے نہ کہ بد ظنی بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ حسن ظنی کی کہ جو بات کسی نے سنائی اسے مان لیا اور بیان کرنے والے کو جھوٹا نہ سمجھا مگر ہم کہتے ہیں اس طرح تم نے بد ظنی ہی کی۔ جو شخص موجود نہ تھا اس کے خلاف بات سن کر یقین کر لینا بد ظنی ہے۔“

(انوار العلوم جلد 7 صفحہ 36)

تسبیح و تحمید اور درود شریف کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

”مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے والی بن جائے اس طرح ہو کہ ہمارے مرد ہوں یا عورتیں روزانہ کم از کم دو سو بار تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ، سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ہمارے نوجوان پندرہ سال سے پچیس سال تک کی عمر کے تینتیس دفعہ یہ تسبیح اور درود شریف پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا نہیں جانتے ان کے والدین یا ان کے سرپرست (اگر والدین نہ ہوں) ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے یا لفظ اٹھانے لگ گئی ہے ان سے تین دفعہ تسبیح و درود کہلوایا جائے...... آپ کھانا پکا رہی ہوتی ہیں آپ دیگچی میں چمچہ ہلا رہی ہوتی ہیں تا مسالحہ بھون لیں تو آپ اپنے ہاتھ کی حرکت کے ساتھ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ، سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ پڑھ سکتی ہیں۔ آپ ہاتھ کی حرکت کے ساتھ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ پڑھ سکتی ہیں اس طرح جو کھانا تیار ہو گا وہ کھانے والوں کے معدہ میں صرف مادی غذا ہی مہیا نہیں کرے گا بلکہ آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں انہیں روحانی غذا سے بھی حصہ ملے گا۔“

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 619-620)

سہو صلاۃ کے لئے سُبۡحَانَ اللّٰهِ کہنا

اِس کا کسی حد تک ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ تاہم اِس تقریر کے آخر پر ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اَور ایک ہدایت بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ ایک واقفِ نو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ جب امام نماز پڑھا رہا ہو، مثلاً تین رکعات کی بجائے دو پڑھا دے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

”سُبۡحَانَ اللّٰهِ“ ایک دفعہ کہہ دو۔ اگر امام نے سن لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو خاموش رہو اور بار بار نہ کہو۔ یہ نہیں کہ پہلے پہلی صف اور پھر دوسری صف والے ”سُبۡحَانَ اللّٰهِ“ کہنا شروع ہو جائیں اور پھر تیسری صف شروع کر دے۔ اس طرح بار بار کے کہنے سے امام کو بھول ہی جاتا ہے کہ میں نے کرنا کیا ہے، کیا غلطی ہو گئی ہے، وہ نماز میں کچھ کہہ نہیں سکتا، کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اسلئے ایک دفعہ سُبۡحَانَ اللّٰهِ کہنا کافی ہے۔ امام کو سمجھ آ گیا تو ٹھیک ہے، نہیں یاد آتا تو خاموش رہو اور جب امام سلام پھیر دے تو اس کو یاد کروا دو کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، پوری تین رکعات نہیں پڑھ سکے۔ تو امام سلام پھیرنے کے بعد پھر کھڑا ہو گا اور ایک رکعت پڑھا دے گا۔ سارے اس کے ساتھ پڑھیں گے اور رکعت کے بعد جب سلام پھیرنے لگے تو اس سے پہلے سجدہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ بس ایک دفعہ امام کو یاد کروا دو۔ بعض دفعہ امام confuse بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ ”سُبۡحَانَ اللّٰهِ“ اس طرح کہنے لگتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ غلطی کیا کی ہے۔“

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے کہ کوئی کچھ نہیں بولا اور میں نے دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر دیا تو پھر نمازیوں نے کہا کہ آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، پھر ایک رکعت اور پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ ہو جاتا ہے، ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں۔ صحابہؓ نے کچھ نہیں کہا۔ بعد میں کسی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں نیا حکم آ گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نہیں۔ تو کہا گیا کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہہ کر یاد کروا دینا تھا۔ بھول تو ہر ایک سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کو یاد آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کا جو حصہ رہ گیا ہے، وہ پورا کرلے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل 19 تا 25 / جولائی 2013ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: مسز بقعةُ النور عمران: جرمنی)

✡✡✡✡